مطبُوعات

DIPLOMACY IN ISLAM تالیف۔ جناب افضل اقبال صاحب۔ شائع کردہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور۔ صفحات ۱۵۶۔ قیمت دس روپے۔

کتاب کے فاضل مصنّف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ مولانا محمد علی جوہر کی تحریروں اور تقریروں کو جس سلیقے سے انہوں نے مرتّب کیا ہے وہ ملک اور بیرونِ ملک میں خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب اُن کے مطالعہ کی وسعت اور اسلام سے نہ صرف گہری واقفیت بلکہ اس سے وابستگی کی بھی ہر لحاظ سے آئینہ دار ہے۔ وہ چونکہ خود پاکستان کے سفارتی شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے اُن کی تصریحات زیادہ ٹھوس اور جاندار ہیں۔

اس قابلِ قدر تصنیف میں انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ اسلام میں مغربی طرزِ فکر کے برعکس ڈپلومیسی سے مراد چالاکی، عیّاری اور فریب کاری نہیں بلکہ بین الاقوامی پیچیدگیوں کو خلوص، دیانت اور فہم و فراست سے حل کرنے کی کوشش ہے۔ فاضل مصنّف نے اسلام کے اس امتیازی اصُول کی حضورِ سرورِ کائنات کی حیاتِ طیّبہ سے وضاحت فرمائی ہے اور حضور کے صلح ناموں اور اُن کی مصالحانہ کوششوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ اُن کے نزدیک اصول اور عہد کی پابندی کتنی ضروری ہے اور انہیں کسی بڑی سے بڑی مصلحت پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اسلام کی تعلیمات کا اعجاز ہے کہ انسان نے بین الاقوامی معاہدوں میں خلوص، دیانت اور امانت کا سبق سیکھا ہے۔

پھر اسلامی تعلیمات نے ایسے سُفرا کو جنم دیا ہے جن کی کامیابی کا معیار عیاری اور فریب کاری اور منافقت نہ تھا بلکہ شرافت، اخلاص، سچائی، حق گوئی اور ذہانت و فطانت تھا۔ وہ جو بات

کہتے بڑے واضح الفاظ میں دل کی گہرائیوں سے کہتے اور کسی معاملے میں مکر و فریب سے کام نہ لیتے تھے۔ فاضل مصنف ایک مقام پر فرماتے ہیں:

"حضور سرورِ کائنات کی نظر میں سفارتی حکمتِ عملی بذاتِ خود مقصد نہ تھی بلکہ مقصد کے حصول کا ذریعہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں ذرائع کو بھی وہی مقام حاصل تھا جو خود مقاصد کو تھا۔ نیک اور مقدس مقصد جو پاکیزہ قربانی کا طالب ہو وہ غیر مقدس ذرائع سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی بنا پر حضور سرورِ دو عالم نے سفارتی حکمتِ عملی کو اخلاقی بنیادوں پر استوار فرمایا" (ص۱۰۶)

وہ ایک دوسری جگہ رقمطراز ہیں:

"اسلام نے زندگی کے سارے شعبوں کے لیے واضح اور قطعی اصول پیش کیے ہیں۔ متعلقہ فریق خواہ فرد ہو یا قوم، معاملہ خواہ ذاتی نوعیت کا ہو یا سیاسی نوعیت کا، شخص خواہ عزیز ہو یا اجنبی، دشمن ہو یا دوست، اپنی قوم یا نسل سے تعلق رکھنے والا ہو یا اس سے بیگانہ، وقت خواہ جنگ کا ہو یا امن کا۔ کسی حال میں یا کسی مصلحت کے تحت عہد و پیمان کا توڑنا درست نہیں" (ص۱۱۲)

"مسلمانوں کی عظمت اس بات میں مضمر ہے کہ انہوں نے بیچارگی کے عالم میں جس معاہدے پر دستخط ثبت کیے قوت و طاقت حاصل کرنے کے بعد بھی اُس کا پوری طرح احترام کیا" (ص۱۱۵)

یُوں تو یہ ساری کتاب بڑی قابلِ قدر ہے لیکن اس کا آخری باب جس کا عنوان اخلاقی ڈپلومیسی ہے خاص طور پر فکر انگیز اور مصنف کی اسلام کے مزاج سے گہری واقفیت کی غمازی کرتا ہے۔ آغاز میں پاکستان سپریم کورٹ کے فاضل جج جناب ایس۔ اے رحمٰن صاحب کا ایک مختصر مگر جاندار مقدمہ ہے جو اس کتاب کے وقیع ہونے کے لیے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت عمدہ ہے لیکن اس کی قیمت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ (ع۔ ح۔ ص)